ہفت روزہ دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی

Rs.2/-

بمبئی واطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد۲۶☆شمارہ ۳۸☆ ۲۸/فروری تا ۶/مارچ ۲۰۲۲ء بمطابق ۲۶/رجب المرجب تا ۲/شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ

کلام اللہ جل جلالہ

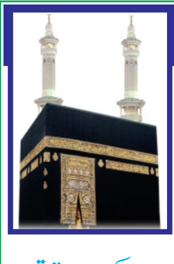

سنتے ہو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور حال یہ کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور اکیلے ہوں تو تم پر انگلیاں چبائیں غصہ سے تم فرمادو کہ مرجاؤ اپنی گھٹن (قلبی جلن) میں اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات،

(آل عمران ۱۱۹)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو روٹی کا ٹکڑا گرا ہوا دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اٹھا کر کھا لیا اور ارشاد فرمایا اے عائشہ عزت دار چیز کی عزت کرو جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کا رزق چھین لیتا ہے تو اسے واپس نہیں کرتا۔

آل کرناٹک تحفظ ناموس رسالت بورڈ کا قیام چترادرگہ میں علماء، مشائخ وائمہ کرام کی میٹنگ میں اہم فیصلہ

ناموسِ رسالت بل منظور کرانے کے لئے مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنا ضروری: الحاج محمد سعید نوری

کرناٹک کے تمام اضلاع اور شہروں تک ناموسِ رسالت کے تحریک کو لے جایا جائے گا: ایڈوکیٹ صادق اللہ رضوی

چترادرگہ/ ۲۲/فروری: ناموسِ رسالت کا محافظ ملک کا ہر سنی مسلمان ہے، بانی رضا اکیڈمی وسکریٹری تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ جناب سعید نوری نے تو ہمیں بیدار کیا ہے، آپ اس تحریک کے بھی بانی ہیں، ملک کے مسلمانوں پر جب کبھی کوئی افتاد پڑتی ہے تو اہلسنت سے جو نام سب سے پہلے مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے آگے آتا ہے وہ نام سعید نوری اور رضا اکیڈمی کا ہی ہے۔ رضویات اور اشاعتِ اہلسنت کے لیے آپ کی خدمات آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ جب ہر طرف مایوسی چھا جاتی تو سعید نوری صاحب امید کی کرن بن کر ملک کے سنی مسلمانوں کا حوصلہ بلند کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان جملوں کا اظہار چترادرگہ کے قاضی اہل سنت کرناٹکا مولانا مشتاق احمد رضوی نظامی نے کیا۔ اس موقع پر علماء، مشائخ، ائمہ اور سرکردہ افراد کی موجودگی میں اتفاقِ رائے سے "آل کرناٹک تحفظ ناموسِ رسالت بورڈ" کا صدر ایڈوکیٹ صادق اللہ رضوی کو منتخب کیا گیا جب کہ ریاستی سکریٹری کی حیثیت سے مولانا مشتاق رضوی نظامی کو نامزد کیا گیا۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ایڈوکیٹ صادق اللہ رضوی نے اپنی مخاطبت میں فرمایا کہ تحریک ناموسِ رسالت کی ضلعی، شہری اور علاقائی کمیٹیاں بنا کر بہت جلد اسے مرکز سے مربوط کردیا جائے گا ان شاء اللہ اور اس تحریک کے ذریعہ مسلمانوں کو متحد کرکے "پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بل" منظور کرانے کی مرکزی جدوجہد کو طاقت پہنچائی جائے گی۔ چترادرگہ کے مفتی نعیم الدین رضوی مرادآبادی (خطیب وامام مرکز اہلسنت سلطانی جامع مسجد) نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ جانشینِ مخدومِ سمناں، حضرت سید معین میاں اشرف الجیلانی صاحب قبلہ (مرکزی صدر آل انڈیا سنّی جمعیۃ العلماء وتحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ ممبئی) اور بانی رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری کی سرپرستی میں دنیائے سُنّیت میں استحکام پیدا ہوگا اور ناموسِ رسالت پر انگشت نمائی کرنے والوں پر قدغن لگانے میں ہم کامیاب ہوں گے، آپ نے برملا فرمایا کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عزت و ناموس کی حفاظت سے بڑھ کر مسلمان کے لئے دوسرا کوئی کام نہیں۔ مفتی ذاکر حسین نوری بریلوی (خطیب وامام مکہ مسجد چترادرگہ) نے فرمایا کہ مولانا سعید نوری، مولانا عباس رضوی اور وفد میں شامل دیگر صاحبان کی آمد اور کرناٹک کے مختلف علاقوں میں "پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بل" کے بیداری پیدا کرنے کی تحریک سے یہاں کے مسلمانوں میں ہمت حوصلہ اور ایمانی حرارت میں اضافہ ہوا ہے، یہاں کے نوجوان بانی رضا اکیڈمی کو اپنا آئیڈیل تسلیم کرتے ہیں اور ان کی قائدانہ صلاحیت کو سلام کرتے ہیں جو قانون کے دائرے میں رہ کر ملک وقوم اور سماج جی خدمت انجام دیتے ہیں۔ علامہ طاہر حسین اشرفی (مسجد غوث اعظم چترادرگہ) نے اپنی مخاطبت میں کہا کہ منظم طریقے سے اپنی تحریک کو آگے بڑھانا رضا اکیڈمی اور ناموسِ رسالت بورڈ کا طریقہ کار رہا ہے۔ جو اب پرامن طریقے سے مسلمانوں کے قانونی و جمہوری حقوق کی بازیابی کے لئے متحرک وسرگرم عمل ہیں۔ ہمیں ان کا ساتھ دینا چاہیے اور اس تحریک کا حصہ بننا چاہیے۔ علامہ فیضان رضوی رامپوری (خطیب وامام مسجد اعظم چترادرگہ)، مولانا عارف رضا (ٹمکور)، مولانا محبوب رضا (ٹمکور) و دیگر علماء ومشائخ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور "پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بل" کی پرزور تائید وحمایت کی۔ اس موقع پر بانی رضا اکیڈمی ومرکزی سکریٹری تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ نے اپنے خطبہ صدارت میں فرمایا کہ ناموسِ رسالت بل کی منظوری کے لئے بورڈ کا پیغام کرناٹک کے ہر مسلمان تک پہنچایا جانا چاہیے، اس تحریک کو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے آگے بڑھانا ہے اور اپنے مقصد کو حاصل کرنا ہے۔ "پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بل" کو پارلیمنٹ میں منظور کرانا ہمارا پہلا مقصد ہے اور یہ تبھی حاصل ہوگا جب ملک کے کروڑوں مسلمان ایک آواز ہوکر پوری سنجیدگی کے ساتھ اپنی آواز بلند کریں گے۔ جب کہ مبلغ تحریک درود وسلام مولانا عباس رضوی نے بورڈ کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے بورڈ کی آب تک کی سرگرمیوں کا پیش کیا اور بتایا کہ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر توہین رسالت کرنے والوں کے خلاف تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ مسلسل سرگرم عمل ہے اور جہاں کہیں کسی بدبخت کے ذریعہ اسلام کی مقدس شخصیات پر انگشت نمائی ہوتی ہے یا قرآن کریم پر اعتراضات کئے جاتے ہیں وہاں بورڈ کے ذریعہ قانونی اقدامات اٹھاتے ہوئے نفرت پھیلانے والوں کو پابندِ سلاسل کرنے کی حتی المقدور کوشش کی جاتی رہی ہے۔

خیر الاذکیاء علامہ محمد احمد مصباحی فرماتے ہیں: موت کیا ہے؟

حافظ ملت نے تقریروں میں بارہا اس پر روشنی ڈالی۔ فرماتے: "انسان جسم اور روح کا مجموعہ ہے۔ جب کہا جاتا ہے: فلاں آدمی مر گیا تو بتاؤ جسم وروح میں سے کون سی چیز ہے جو مرگئی یا فنا ہوئی۔ کیا روح مرجاتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اہل اسلام ہی نہیں بلکہ فلاسفہ کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ روح نہیں مرتی۔ پھر کیا جسم مرجاتا ہے؟ یہ بھی نہیں۔ اسے تو تم آنکھوں سے دیکھتے ہو، ہاتھوں سے ٹٹولتے ہو۔ تمام اعضا اپنی جگہ سلامت ہیں کوئی عضو فنا نہیں ہوا۔ پھر موت کیا ہے؟ میں کہتا ہوں موت جسم اور روح کے اختلاف کا نام ہے۔ جب تک روح اور جسم کا اتصال و اتفاق تھا، آدمی زندہ تھا۔ جب دونوں میں اختلاف اور جدائی ہوگئی کہ دیا انسان مرگیا۔ معلوم ہوا اتفاق زندگی ہے اور اختلاف موت۔ ایک جسم و روح کا اختلاف شخص کی موت ہے۔ افراد خانہ کا اختلاف گھر کی موت ہے۔ ایک محلہ، ایک گاؤں، ایک شہر یا ایک ملک کا اختلاف اس محلہ، گاؤں، شہر یا ملک کی موت ہے""۔ (مقالات مصباحی، ۱۵۵)

کرناٹک کی مسکان کی بہادری اور شجاعت پر رضا اکیڈمی کا اہم فیصلہ

مسکان کو شہیدۂ حجاب "مروہ الشربینی ایوارڈ" سے نوازا جائے گا: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: ۱۷/فروری ملک میں بے لگام ہوتی فرقہ پرستی اور نفرت کے ماحول نے اسکول اور کالجز کے طلباء کے ذہن وفکر کو بھی آلودہ کردیا ہے جس کے نتیجے حالیہ دنوں مسلم طالبات کے حجاب کو لے کر ملک کے پُرامن ماحول کو پراگندہ کیا جارہا ہے، جگہ جگہ حجاب مخالف مظاہرے ہورہے ہیں اور حجاب پہن کر اسکول کالج جانے والی طالبات کے ساتھ بدسلوکی کے واقعات منظر عام پر آرہے ہیں، انہیں تعلیم گاہوں اور کلاس روم سے بے دخل کیا جارہا ہے جو انتہائی افسوسناک ہے، اس طرح کا اظہارِ خیال بانیٔ رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کیا۔ آپ نے اپنی مخاطبت میں کہا کہ حجابی مسلم طالبات کے ساتھ ہونے والی اس غیر دستوری اور غیر آئینی حرکت پر ہماری ذمہ داری ہے کہ ان حجابی مسلم طالبات کی حوصلہ افزائی کی جائے، انہیں یہ یقین واعتماد عطا کیا جائے کہ ان نامساعد حالات میں قوم کا بچہ بچہ ان کے ساتھ ہے۔ اس لیے رضا اکیڈمی نے فیصلہ کیا ہے کہ بھگوا رومال دھاری نوجوانوں کے بیچ گھری نعرۂ تکبیر بلند کرنے والی کرناٹک کی باحجاب طالبہ مسکان کو شہیدۂ حجاب "مروہ الشربینی ایوارڈ" دیا جائے اور ملک بھر کی باحجاب مسلم طالبات کو یہ پیغام دیا جائے کہ وہ بلا جھجھک اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنے تعلیمی سلسلے کو آگے بڑھائیں۔ واضح رہے کہ مروہ شربینی مصر کی رہنے والی وہ نوجوان مسلم خاتون تھی جسے حجاب پہننے پر جرمنی میں ایک یہودی ایلکس نے اٹھارہ مرتبہ چھرا گھونپ کر قتل کردیا تھا۔ جب مروہ کا خاوند اسے بچانے کے لیے آگے بڑھا تو پولیس نے خاوند کو گولی ماردی۔ مروہ کے تین سالہ بیٹے نے یہ تمام منظر دیکھا۔ واقعات کے مطابق جب مروہ اپنے بچے کے ساتھ پارک میں تھی تب روسی ایلکس نے حجاب کی بنیاد پر اسے "دہشت گرد" کہا تھا اور دشنام طرازی کی تھی، مروہ کی شکایت پر ایلکس کو جرمانہ کیا گیا اور دونوں کا آمنا سامنا عدالت میں اسی مقدمہ میں ہوا تھا۔ جرمنی کی بھری عدالت میں ہوئے اس بھیانک قتل کی واردات کو محض اس لئے انجام دیا گیا تھا کہ وہاں کی عدالت کا فیصلہ حجابی خاتون مروہ الشربینی کے حجاب پہننے کے حق میں سنایا جانے والا تھا۔ حجاب کی خاطر ۲۰۰۹ء میں مصر کی اس ۳۱/ سالہ نوجوان حجابی خاتون کی قربانیوں کو یاد کرتے ہوئے بانیٔ رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ مسلم عورتوں کا حجاب پہننا اسلامی کے تعلیمات کا حصہ ہے اور اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل آوری کی آزادی ملک کے دستور نے ہر شہری کو دی ہے، اس آزادی کو مسلمانوں سے چھینا نہیں جاسکتا۔

☆☆☆☆☆

اسلاف نے علوم وفنون کی بلندیوں پر کامیابی کے خیمے نصب کیے

اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن انٹرنیشنل اور نوری مشن نے دارالعلوم سیدنا امیر حمزہ میں "موسوعہ اسلامیہ" تفویض کیا

مالیگاؤں: اسلاف واکابر نے علوم وفنون کی بلندیوں پر کامیابی کے خیمے نصب کیے۔ بیک وقت درجنوں علوم وفنون میں دسترس حاصل کی اور مشعلِ راہ بن گئے۔ اس کی عظیم مثال حضور غوث اعظم، حضور غریب نواز اور اعلیٰ حضرت کی ذات ہے۔ اعلیٰ حضرت کی گلشنِ علم کے معطر پھول علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ بیک وقت منتظم، مدرس، مصنف، ادیب، مفکر، مدبر، داعی کبیر اور بانی مساجد ومدارسِ کثیرہ تھے۔

آپ کا علمی اثاثہ انسائیکلوپیڈیائی طرز کا ہے، جو "موسوعہ اسلامیہ" کے نام سے ۲۸/جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کا مطالعہ دل و دماغ پر خوشگوار اثرات مرتب کرے گا۔ عزیز طلبہ! تجربات میں وقت ضائع مت کیجیے بلکہ اسلاف کے تجربات سے استفادہ کیجیے تاکہ علم وعمل کی شاہراہ روشن ہو۔ اِس طرح کا اظہارِ خیال غلام مصطفیٰ رضوی نے دارالعلوم اہلسنّت سیدنا امیر حمزہ کے طلبہ سے تخاطب میں کیا۔ مسجد خیر النساء حجن (رضا پورہ) میں ۱۲/فروری سنیچر کو بعد نمازِ مغرب منعقدہ نشست "تفویضِ کتبِ علمیہ" بموقع عرسِ خواجہ غریب نواز میں حضرت مولانا نورالحسن مصباحی کی سربراہی میں طلبہ نے عمدہ طریقے سے نصابی وغیر نصابی سرگرمیوں کا اظہار کیا۔ اس موقع پر اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن انٹرنیشنل یوکے اور نوری مشن نے عرسِ خواجہ غریب نواز کی نسبت سے "موسوعہ اسلامیہ" (۲۸/مجلدات) کو دارالعلوم اہلسنّت سیدنا امیر حمزہ کی نذر کیا۔ مولانا نورالحسن مصباحی صاحب کی تدریسی خدمات کے ضمن میں غلام مصطفیٰ رضوی نے کہا کہ حضرت! نے تشریحات حدیث کے ضمن میں خطبات کا جو وقیع سلسلہ شروع کیا ہے وہ لائق تقلید ہے۔ تدریس، تحریر، تقریر تینوں شعبوں میں طلبہ مشق، محنت اور لگن کا مظاہرہ کریں۔ اس موقع پر اساتذہ وطلبہ سمیت سرکردہ افراد موجود تھے۔

☆☆☆☆☆

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز بمبئی
اداریہ

جانیں دعا کب قبول ہوتی ہے

دعاؤں کی قبولیت کے اوقات کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اوقات وحالات کہ جن میں ارشادات احادیث وعلماء دین کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں کی اجابت قوی ہے پینتالیس ٤٥ (45) ہیں۔ان میں سے ۳۶/ مصنف علام قدسرہ(والد ماجد اعلیٰ حضرت) نے ذکر فرمایا اور ۹/ اعلیٰ حضرت نے بڑھایا۔ان اوقات کو یاد رکھیں اور ان میں دعاؤں کی کثرت کریں۔

ا۔شب قدر: اور اکثر علماء کرام کے نزدیک یہ رمضان المبارک کی ۲۷/ویں شب ہے۔۲۔عرفہ کا دن یعنی ذی الحجہ کی ۹/ تاریخ۔خصوصاً زوال کے بعد اور خصوصاً عرفات میں۔۳۔ماہ رمضان المبارک میں مطلقاً ۴۔شب جمعہ ۵۔جمعہ کے دن ٦۔ ٹھیک آدھی رات کو کہ اس وقت خاص تجلی ہوتی ہے۔۷۔سحر،اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ رات کا چھٹا حصہ ہے۔۸۔ساعت جمعہ(جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جس میں دعا رد نہیں ہوتی) یعنی قبل غروبِ آفتاب کہ اکثر اقوال ساعت جمعہ کے بارے میں یہی ہے۔ یہاں اعلیٰ حضرت نے لمبی بحث فرمائی ہے اور علماء کرام کے چالیس سے زائد اقوال ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: مگر قوی و راجح ومختار اکابر محققین اور جماعت کثیرۂ دو قول ہیں،ایک جو ذکر ہوا یعنی ساعت اخیرہ روز جمعہ غروبِ آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت،دوسرا قول۔جب امام منبر پر بیٹھے، اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام تک ۔۹۔ چارشنبہ(بدھ) کے دن ظہر وعصر کے درمیان ۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ خصوصاً مسجد فتح مدینہ منورہ میں۔۱۰۔مسجد کو جاتے وقت ۱۱۔وقت اذان،اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ اس وقت آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔۱۲۔تکبیر کے وقت ۱۳۔اذان واقامت کے درمیان ۱۴۔جب امام ولا الضالین کہے۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ یہاں آمین کہنا ہی دعا ہے۔یا دل میں دعا مانگے۔۱۵ تا ۱۹۔پانچوں وقت کی فرض نمازوں کے بعد۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں بلکہ ہر نماز کے بعد ۲۰۔سجدے میں۔۱۵۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:" بندہ اس سے زیادہ کبھی اپنے رب سے قریب نہیں ہوتا۔توسجدے میں دعا زیادہ مانگو"۱٦۔بعد تلاوت قرآن مجید ۱۷۔قرآن کریم سننے کے بعد ۱۸۔وقت ختم قرآن کریم۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ خصوصاً قاری کے لئے کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا" ایک دعا ضرور مقبول ہے" ۱۹۔جب مسلمان جہاد میں صف باندھدیں ۲۰۔جب کفار سے لڑائی گرم ہو۔۲۱۔آب زمزم پینے کے بعد۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں فرمایا:" زمزم اس لئے ہے جس لئے پیا جائے" ترجمہ:" جس نیت سے پیا جائے وہ حاصل ہو" صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے قبل ظہور اسلام مہینہ بھر صرف آب زمزم پیا۔مکہ میں پوشیدہ تھے کچھ کھانے کو نہ ملتا،تنہا اس مبارک پانی نے کھانے پینے دونوں کا کام دیا اور بدن نہایت تر وتازہ وفربا ہو گیا۔۲۲۔روزہ افطار کرتے وقت ۲۳۔بارش ہوتے وقت ۲۴۔جب مرغ اذان دے۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ سب اوقات حدیث میں آیا ہیں اور مرغ بولنے کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ رحمت کے فرشتوں کو دیکھ کر بولتا ہے،اس وقت اللہ کا فضل مانگو۔اعلیٰ حضرت اس وقت یہ دعا مانگتے: یا ذاالفضل العظیم صل علی فضلک العظیم۔ اسئلک من فضل العظیم۔۲۵۔مسلمانوں کے مجمع میں۔ اعلیٰ حضرت: علماء فرماتے ہیں کہ جہاں چالیس مسلمان جمع ہوں ان میں ایک ولی اللہ ضرور ہوگا۔۲٦۔ خدا اور رسول کے ذکر کی مجلس میں۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ صحیح حدیث شریف میں ہے کہ فرشتے ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔۲۷۔مسلمان میت کے پاس خصوصاً جب اس کی آنکھیں بند کریں۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا کہ اس وقت نیک بات ہی منہ سے نکالو کہ جو کچھ کہو گے فرشتے اس پر آمین کہیں گے۔۲۸۔ رقت دل کے وقت۔قال الرضا: نبی ﷺ سے حدیث میں ہے" رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو کہ وہ رحمت ہے۔"۲۹۔سورج ڈھلتے وقت۔قال الرضا: حدیث شریف میں ہے کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔۳۰۔رات کو سوتے سے جاگ کر۔قال الرضا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:" جو رات کو سوتے سے جاگے پھر کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سبحان الله، والحمد لله، ولا إله إلا الله، والله أكبر، ولا حول ولا قوة إلا بالله، اور اس کے بعد اللھم اغفرلی کہے یا فرمایا دعا مانگے قبول ہو اور اگر وضو کر کے دو رکعت پڑھے نماز مقبول ہو۔۳۱۔سورۃ اخلاص پڑھنے کے بعد قال الرضا: یہ وہ اوقات ہیں جو مصنف قدس سرہ (والد ماجد اعلیٰ حضرت) نے ذکر فرمایا

منزل عشق کا مینار اویس قرنی عاشق سید ابرار اویس قرنی

۳/رجب المرجب عرس مبارک حضرت خواجہ اویس قرنی رَضِیَ اللّٰہ تعالی عَنہٗ یمن کے ایک شہر میں بوسیدہ لباس میں کوئی مستانہ وار جارہا ہے۔شہر کے آوارہ بچے اس کے پیچھے تالیاں بجاتے اور آوازے کستے چلے آرہے ہیں، بچوں نے کنکر بھی مارنا شروع کردیئے۔لیکن حیرت ہے کہ یہ فقیر کنکریاں مارنے والوں کو نہ روکتا ہے نہ ٹوکتا ہے۔ مسکراتے اور زیر لب گنگناتے وہ اپنی دھن میں چلا جارہا ہے۔ اچانک کسی جانب سے ایک بڑا پتھر اس کے سر سے آٹکراتا ہے۔زخم سے خون کی ایک پتلی سے لکیر جب پیشانی کو عبور کرنے لگتی ہے تو وہ رک جاتا ہے۔ پھر پتھر مارنے والے بچوں کی طرف رخ کرکے کہتا ہے۔میرے بچو بڑے پتھر نہ مارو چھوٹی کنکریاں مار کر دل بہلاتے رہو۔بس ایک ہی پتھر سے اندیشہ اتر گیا۔ایک منہ پھٹ لڑکا آگے بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔نہیں میرے بیٹے ایسی کوئی بات نہیں۔ میں چاہتا ہوں تمہارا شغل جاری رہے اور میرا کام بھی چلتا رہے۔کنکریوں سے خون نہیں بہتا۔ پتھر لگنے سے خون بہنے لگتا ہے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بغیر وضو کے میں اپنے محبوب کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوسکتا۔یمن کے شہر قرن میں ایک کوچے سے گزرنے والے یہ درویش عشق ومستی کی سلطنت کے بادشاہ حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ تھے۔کعبہ محبت کا طواف کرنے والوں کا جب بھی ذکر چھیڑے گا تو حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی سرفہرست رہے گا۔

حضرت خواجہ اویس قرنی رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنہٗ: آپکی کنیت ابوعمرو، اور مکمل نام ونسب یہ ہے: اویس بن عامر بن جزء بن مالک قرنی، مرادی، یمنی۔آپ کا شمار کبار تابعین اور نیک اولیاء میں ہوتا ہے، آپ نے عہد نبوی پایا ہے، لیکن ان کی رسول اکرم ﷺ سے ملاقات نہیں ہوسکی، اور حافظ ابونعیم رحمہ اللہ نے" حلیۃ الأولیاء" (۲/۸۷) میں اصبغ بن زید سے نقل کیا ہے کہ: اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنی والدہ کا خیال رکھنے کی وجہ سے سفر نہیں کرسکتے تھے، لہٰذا اویس قرنی رحمہ اللہ تابعی ہیں، صحابی نہیں ہیں۔آپکی پیدائش و پرورش یمن ہی میں ہوئی ہے۔آپ کے بارے میں امام ذہبی رحمہ اللہ" سیر أعلام النبلاء" (۴/۱۹) میں کہتے ہیں:" آپ متقی و زاہد اور بہترین قدوہ تھے، اپنے وقت میں تابعین کے سربراہ تھے، آپکا شمار متقی اولیاء اللہ اور اللہ کے مخلص بندوں میں ہوتا تھا" حضرت خواجہ پر ہروقت سکر اور مستی کی ایک کیفیت طاری رہتی تھی جس کی وجہ سے عوام الناس آپ کو مجنون تصور کرتے، مذاق اڑاتے اور بچے پتھر مارتے۔ چنانچہ آپ کی ولایت اور محبوبیت کا حال لوگوں سے پوشیدہ رہا۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ''مرقات شرح مشکوۃ'' میں آپ رضی اللہ عنہ کی ولایت کے اخفا کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ مستجاب الدعوات تھے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کی خدمت میں ہر نیک وبد شخص دعا کا طالب ہوتا ہے اور جمالی اولیاء اللہ کسی کو انکار نہیں کرسکتے یہ ممکن نہ تھا کہ نیک کے لئے دعا کرتے اور بروں کو نظر انداز کردیتے چونکہ یہ بات حکمت الٰہی کے خلاف تھی اس لئے ان کا حال مستور رہا۔حضرت اویس قرنی رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنہٗ کے فضائل کے متعلق سب سے عظیم حدیث وہ ہو جس میں امت محمدیہ میں سے ایک شخص کو لوگوں کی ایک بڑی تعداد کیلئے شفاعت کرنے کا ذکر ہے، اور اس بات کا تذکرہ متعدد روایات میں ہے، ان میں سے صحیح ترین روایت عبد اللہ بن ابی جدعاء کی مرفوع روایت ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:(میری امت کے لوگوں میں سے ایک شخص ایسا بھی ہوگا جس کی شفاعت کے ذریعے بنی تمیم سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہونگے):

ترمذی: (۲۴۳۸) نے اسے روایت کرنے کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث" حسن صحیح" ہے، اور البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمالِ محبت اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو فطرت سلیمہ اور طبع صالح عطا فرمائی تھی جونہی آپ کے کانوں تک نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی خبر پہنچی تو دل نے فوراً صداقت کی گواہی دی اور آپ نے اسلام قبول کرلیا پھر تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ اور اوصافِ حمیدہ سن کر آپ کے دل میں چراغ محبت فروزاں ہوگیا۔ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کیں دولت از گفتار خیزد یعنی عشق صرف دیدار سے ہی پیدا نہیں ہوتا، بعض دفعہ محبوب کی باتیں سننے سے بھی آتش عشق بھڑک اٹھتی ہے۔ حضرت خواجہ کے من میں یہ آگ ایسے بھڑکی کہ اس نے دنیا ومافیہا سے بے نیاز کردیا۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

آپ پر ہروقت وارفتگی کی حالت طاری رہتی لیکن اس سکر ومستی کے باوجود خودداری کا عالم یہ تھا کہ کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرتے۔ شتر بانی اور گٹھلیاں چن کر گزر اوقات کرتے۔ فجر کی نماز کے بعد اونٹ لے کر شہر سے باہر نکل جاتے اور رات کو واپس لوٹتے۔

حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں بلکہ کتابوں میں آپ کو سید التابعین اور خیر التابعین کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔آپ کو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری مجلس نصیب نہ ہوسکی اس لئے صحابیت کا درجہ نہ پاسکے روایات میں ہے کہ آپ کی والدہ ضعیف وناتواں تھیں چلنے پھرنے سے معذور تھیں۔انہیں چھوڑ کر طویل سفر پر روانہ نہ ہوسکتے تھے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوسکے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مقام رضا اور مقام محبوبیت پر فائز ہونے والے اولیاء کے لئے بُعدِ مکانی اور بُعدِ زمانی کوئی حیثیت نہیں رکھتا چنانچہ یہ لوگ حضوری کی لذت سے سرفراز ہوتے ہیں بقولِ شاعر۔

گر در یمنی، بامنی، پیش من
یور بے معنی، پیش منی در یمنی

ترجمہ: اگر تو یمن میں رہتا ہے اور تیرا قلبی تعلق میرے ساتھ جڑا ہوا ہے تو تو میرا ہم نشین ہے اور اگر میرے سامنے بھی بیٹھا ہے لیکن تعلق قلبی میرے ساتھ استوار نہیں تو میرے لئے یمن میں بیٹھا ہوا ہے۔ ظاہری آنکھوں سے دیدار محمد ﷺ نہ ہوا پھر بھی کرتے تھے بہت پیار اویس قرنی(رَضِیَ اللّٰہ تعالی عَنہٗ اویس قرنی رَضِیَ اللّٰہ تَعالی عَنہٗ سے بہت سے زریں اقوال منقول ہیں، جن سے حکمت و دانائی چھلکتی ہے: سفیان ثوری رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہٗ کہتے ہیں:" اویس قرنی کی ایک چادر تھی، جو زمین پر بیٹھے ہوئے زمین پر لگتی تھی، اس پر وہ کہا کرتے تھے:" یا اللہ! میں ہر ذی روح کے بھوکے اور ننگے ہونے پر تجھ سے معذرت چاہتا ہوں، میرے پاس میری پشت پر موجود کپڑا، اور پیٹ میں موجود خوراک ہی ہے" انتھیٰ حاکم نے اسے" المستدر" میں روایت کیا ہے۔

خوف الٰہی اور ہمیشہ اللہ تعالی کو اپنا نگہبان سمجھنے کے بارے میں اویس قرنی رحمہ اللہ کا قول ہے:" اللہ کے عذاب سے ایسے ڈرو، کہ گویا تم نے سب لوگوں کا خون کیا ہوا ہے" انتھیٰ حاکم نے اسے" المستدرک" (۳/۴۵۸) میں روایت کیا ہے۔اصبغ بن زید کہتے ہیں:" کسی دن شام ہوتی تو اویس قرنی کہتے:" آج کی رات رکوع کی رات ہے" تو صبح تک رکوع کرتے ، اور کبھی شام کے وقت کہتے:" آج کی رات سجدے کی رات ہے" تو صبح تک سجدے میں پڑے رہتے، اور بسا اوقات شام کے وقت اپنے گھر میں موجود اضافی کھانا پینا، لباس سب کچھ صدقہ کردیتے، اور پھر کہتے:" یا اللہ! اگر کوئی بھوک سے مر گیا تو میرا مواخذہ مت کرنا، اور اگر کوئی ننگا فوت ہوگیا تو میرا مواخذہ مت کرنا" انتہیا سی طرح ابونعیم" حلیۃ الاولیاء" (۲/۸۷) میں کہتے ہیں :" صبح تک رکوع کرتے۔۔۔ صبح تک سجدے میں پڑے رہتے" کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں رکوع اتنا لمبا کرتے تھے کہ صبح ہو جاتی، اور پھر دوسری رات میں سجدہ اتنا لمبا کرتے کہ صبح ہو جاتی تھی" شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:"

مراد قبیلے کا ایک شخص اویس قرنی کے پاس سے گزرا، اور استفسار کیا:" صبح کیسے ہوئی؟" تو اویس نے کہا:" الحمد للہ کہتے ہوئے میں نے صبح کی ہے" اس نے کہا:" زندگی کیسے گزر رہی ہے؟" انہوں نے کہا:" ایسے شخص کی کیا زندگی جو صبح ہو جائے تو سمجھتا ہے کہ آج شام نہیں ہوگی، اور اگر شام ہو جائے تو سمجھتا ہے کہ صبح نہیں ہوگی، پھر [مرنے کے بعد] جنت کی خوشخبری دی جائے گی، یا پھر جہنم کی۔قبیلہ مراد کے فرد! موت کی یاد کسی مؤمن کیلئے خوشی باقی نہیں رہنے دیتی، اور اگر مؤمن کو اپنے اوپر واجب حقوق الٰہی معلوم ہو جائیں تو اپنے مال میں سونا چاندی کچھ بھی نہ چھوڑے، [سارا صدقہ کردے] اور اگر حق کے ساتھ کھڑا ہو جائے تو اس کا کوئی دوست بھی باقی نہ رہے" انتہی" حلیۃ الأولیاء" (۲/۸۳) اور حاکم نے اسے" المستدرک" (۳/۴۵۸) میں بھی نقل کیا ہے۔

(اے رضویہ ممبئی)
مرکز: جامعہ نظامیہ صالحات کرلا ممبئی

علم کی بہترین صورت

میرے نزدیک علم کی بہترین صورت یہ ہے کہ انسان کے اندر عاجزی پیدا ہو اور خود سے کمتر لوگوں کو خاص ہونے کا احساس دلوائے، بہترین علم یہ ہے کے ہم دوسروں کے لیے باادب بن جائیں، چاہے کوئی ذات میں چھوٹا ہو یا بڑا سب کی عزت کریں، چاہے کوئی بادشاہ ہو یا سڑک پر محنت کرنے والا مزدور ہر ایک کو محبت سے ملے

☆☆☆☆☆

☆☆☆

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 26، شمارہ نمبر 38
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ ڈونٹاد اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰/ روپیے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے
ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہورہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کررہا ہے۔جس میں مذہبی، ملی، ملکی خبریں ومضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
سالانہ فیس 200 روپے
پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

حجاب نقاب و چادر پوشی یہ حکم خدا و آئینی ہند ہے

اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں عورتوں کو حکم دیا کہ اپنے گھروں میں سر اور سینہ ڈھانک کر رکھیں۔ غیر محرم مردوں اور محرم رشتہ داروں کے درمیان فرق قائم کیا گیا۔ اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اور وسیلہ سے دنیا بھر کی مومن عورتوں کو تعلیم دی گئی کہ صرف یہ مخصوص اہل رشتہ ہی گھروں میں آسکتے ہیں یہ حجاب نقاب و چادر پوشی پردے کا حکم یہ حکم قرآنی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عورتوں کو پردہ کا حکم دیا اپنی بیٹیوں کو پردہ کا حکم دیا وہ سب خود صاحبِ پردہ تھیں پردے کا قانون قانونِ اسلام ہے پوری دنیا میں خواتینِ اسلام پردے کا خاص اہتمام کرتیں تھیں آج بھی کرتی ہیں اور صبحِ قیامت تک پردہ کا خاص اہتمام کرتی رہیں گی مسلم خواتین باپردہ رہ کر اپنی نگاہ کی حفاظت اور حفظانِ عفت و عصمت کرتی ہیں حجاب کا استعمال دورِ نبوی سے چلا آرہا ہے یہ نیا فعل نہیں ہے نگاہوں کی حفاظت دراصل اپنی عزت و آبرو اور پرہیزگاری کے مترادف ہے آنکھیں انسان کی استواری کا پہلا زینہ ہیں اور جو جنسی میلان قدرت کی طرف سے مرد و عورت کے مابین رکھا گیا ہے اس کی ابتداء کا بہت بڑا ذریعہ آنکھیں ہیں آزاد بے باک اور آوارہ آنکھیں فکر و دل کو انتشار کے پُر ہیجان جنگل کو بے سکون اور اہل طمانیت کو نت نئی آفات میں مبتلا کرتی ہیں اس کا نہایت باریک تجزیہ اسلام نے کیا ہے

مرد و عورت اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں

سورہ نور آیت ۳۰ پارہ ۱۸ میں اللہ پاک نے مردوں سے فرمایا۔ مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔

مسلم شریف میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اجنبی عورت پر نگاہ پڑ جانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ نگاہ پھیر لو بُریدہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی کسی اجنبی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے تو نظر پھیر لو دوسری نگاہ اس پر نہ ڈالو پہلی نگاہ تو معاف ہے لیکن دوسری نگاہ پر مواخذہ ہے، نگاہیں نیچی رکھنے کی تاکید محض مردوں کو ہی نہیں ہے بلکہ عورتوں کو بھی ایسی ہی تاکید ہے۔ سورہ نور آیت نمبر ۳۱ پارہ ۱۸ میں اللہ پاک نے فرمایا، اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور **دوپٹے کا حکم** بھی اسی آیت میں موجود ہے اللہ نے مسلمان عورتوں سے کہا۔ اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ سبحان اللہ دوپٹے کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے، ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اور میمونہ حضور کی خدمت میں تھیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک نابینا صحابی ابن مکتوم کسی ضرورت سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم دونوں کو پردہ میں جانے کا حکم فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ابن ام مکتوم نابینا نہیں ہیں؟ حضور نے ارشاد فرمایا کیا تم دونوں بھی اندھی ہو؟ اور ان کو نہیں دیکھتیں نگاہوں کی حفاظت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نظر، ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے، مشکوۃ باب الایمان بالقدر کی ایک طویل حدیث پاک کا یہ حصہ اعضائے انسانی کے غلط استعمال کو ان اعضاء کے شدید جرائم میں شمار کر کے حفظانِ عفت و عصمت کی روشنی تعلیم پیش کر رہا ہے۔ آنکھوں کا زنا دیکھنا، کانوں کا زنا سننا، زبان کا زنا بات کرنا، ہاتھ کا زنا پکڑنا، پیر کا زنا چلنا، دل خواہش و تمنا کرتا ہے پھر شرمگاہ اس کو سچ یا جھوٹ کرتی ہے اور اب **حجاب** کا ذکر بھی قرآن سورہ احزاب پارہ ۲۲ آیت نمبر ۵۳ میں موجود ہے، اور تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر مانگو۔ یہ حکم تمام مسلمان عورتوں کے لئے بھی ہے اور **نقاب** کا حکم بھی سورہ احزاب پارہ ۲۲ آیت نمبر ۵۹ میں موجود ہے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بی بیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منھ پر ڈالے رہیں، اسلام عورتوں کی عصمت عزت حرمت کا محافظ ہے سورہ احزاب آیت نمبر ۳۳ میں ہے، تم اپنے اپنے گھروں کے اندر رہو اور بے پردہ ہوکر نہ نکلو، ترمذی شریف ج ۱/ میں حدیث موجود ہے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے جس وقت وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے پھر ترمذی شریف میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بناؤ سنگار کر کہ اترا اترا کر چلنے والی عورت کی مثال اس تاریکی کی ہے جس میں بالکل روشنی ہی نہ ہو، اس بات پر غور کریں کہ دنیا کی تمام کتابیں کھلی پڑی رہتی ہیں اور بے پردہ رہتی ہیں مگر قرآن شریف پر غلاف چڑھانا یہ قرآن شریف کی عزت ہے دنیا کی مسجدیں ننگی اور بے پردہ رکھی گئی ہیں مگر خانہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اس کو پردہ میں رکھا گیا ہے تو بتاؤ کیا کعبہ مقدسہ پر غلاف چڑھانا اس کی عزت ہے یا بے عزتی تمام دنیا کو معلوم ہے کہ تمام کتابوں میں سب سے افضل و اعلیٰ قرآن مجید ہے اور کعبہ معظّمہ پر غلاف چڑھا کر ان دونوں کی عزت و عظمت کا اعلان کیا گیا ہے اسی طرح مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم دے کر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اقوام عالم کی تمام عورتوں میں مسلمان عورت تمام عورتوں میں افضل و اعلیٰ ہیں ہم ہندوستانی ہیں آئین ہند آرٹیکل 25 میں یہ واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ تمام ہندوستانی امیر، غریب، مسلم، ہندو، عیسائی، ہر قوم و مذہب کے ماننے والے ضمیر کی آزادی، امن عامہ، اخلاقیات، اور صحت کے ساتھ مشروط آزادی سے مذہب کا دعویٰ کرنے اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کے برابر کے حقدار ہیں اور آرٹیکل 26 میں ہمیں یہ حق دیا ہے کہ ہر مذہب والے اپنے مذہب کے معاملات خود سنبھال سکتے ہیں، جب ہندوستانی آئین نے ہمیں یہ حق دیا ہے تو کسی کو یہ روا نہیں کہ وہ کسی بھی ہندوستانی کو اپنے بنیادی حق پر عمل کرنے سے روکے

تحریر۔ محمد توحید رضا علیمی بنگلور

☆☆☆☆

مجود اعظم ہند حضرت علامہ قاری احمد ضیاء ازہری علیہ الرحمہ کی حیات و خدمات

امام القراء محقق علم و فن مجود اعظم ہند، حضرت علامہ مولانا قاری و مقری احمد ضیاء ازہری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سن ۱۹۳۴ء میں یوپی کے مشہور و مردم خیز قصبہ نارا ضلع الہ آباد میں ہوئی اور آپ کی وفات ۲۳/جمادی الاول ۱۴۲۲ھ، مطابق ۱۴/اگست ۲۰۰۱ء بروز سہ شنبہ بوقت ۱/بجکر ۴۰/منٹ پر لکھنؤ میں ہوئی۔ آپ کا رنگ گورا، گول چہرہ، کشادہ پیشانی اور میانہ قد تھا، آپ سفید لباس، ہاتھ میں تولیہ، لبوں پہ پان کی سرخی، ہمہ دم تروتازہ اور خوش وخرم، نہ علمی ہم ہمہ، نہ خاندانی طمطمہ اور نہ ریا کارانہ مصنوعی اتار چڑھاؤ، بلکہ ہر چھوٹے بڑے کے سامنے انتہائی متواضع اور منکسر المزاج نظر آتے تھے، آپ انتہائی مخلص و شریف النفس انسان تھے اور سلام کرنے میں پہل کرتے تھے، عہد حاضر کے علماء و قراء سے آپ کا مزاج قطعی مختلف تھا، ہاں! اکل و شرب میں شاہانہ مزاج رکھتے تھے، تاجدار اہل سنت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفی رضا خان قادری نوری بریلوی علیہ الرحمہ کے آپ چہیتے مرید تھے مرکز اہل سنت بریلی شریف سے آپ کو گہری عقیدت تھی۔

آپ نے شعور کی آنکھیں کھولیں تو گھر میں تجوید و قراءت کی نور افشانیاں ملاحظہ فرمائیں مدرسہ سبحانیہ الہ آباد میں اپنے جد امجد علامہ قاری ضیاء الدین صاحب اور والد ماجد علامہ قاری محب الدین صاحب رحمھم اللہ سے حفظ قرآن، تجوید و قراءت اور دیگر علوم فنون کی تکمیل فرمائی۔ سن ۱۹۶۰ء میں مدرسہ سبحانیہ الہ آباد سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اعلی تعلیم کے لیے عالم اسلام کی شہرۂ آفاق اور دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی جامعہ ازہر (مصر) تشریف لے گئے اور سن ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۵ء تک کلیۃ اللغۃ العربیۃ، وفقہ اللغۃ میں کمال حاصل کر کے اپنے وطن واپس ہوئے اور اپنی خاندانی روایات کا احترام کرتے ہوئے فن تجوید و قراءت کے علمی میدان کو اختیار فرمایا، جب کہ آپ فن تجوید و قراءت مختلفہ، علم نحو و صرف، علم معانی و بلاغت، علم فقہ و کلام و دیگر علوم میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے والد گرامی کے زیر سایہ رہ کر مدرسہ تجوید الفرقان (لکھنؤ) سے تدریسی خدمات کا آغاز فرمایا۔

آپ دنیائے قراءت کے صاحب فن لوگوں میں یکتا و منفرد شمار ہوتے تھے تجوید و قراءت میں مہارت و کمال آپ کو اپنے والد ماجد سے خاندانی ورثہ میں ملی تھی اس سے زیادہ مقبولیت کی اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ آپ بیک وقت ہندوستان کے بڑے اور اہم اداروں میں شعبۂ تجوید و قراءت کے انچارج و نگران اعلی تھے۔ حضرت علامہ قاری احمد ضیاء ازہری علیہ الرحمہ اپنے ایک مضمون میں فروغ دین و تجوید و قراءت کی ترویج و اشاعت کے حوالے سے اپنے قلبی احساسات سپرد قلم کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: کہ "شیخنا المکرم ابونا المحترم کے وصال کے بعد راقم (احمد ضیاء ازہری) بھی اپنے آبائے کرام و اجداد عظام کی سنتوں پر عمل پیرا رہا اور الحمدللہ آج بھی اسی پر گامزن ہے اور مولا تعالی کی بارگاہ سے یہی امید لگائے بیٹھا ہے کہ دم میں جب تک دم ہے خدمت قرآن سے مشرف ہوتا رہے اور یہ بتانے کی قطعی ضرورت نہیں کہ اس راہ میں کن مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑا اور کتنی مشقتوں کے بعد کامیابی کی منزل ملی بس اس کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ" مجود اعظم ہند حضرت علامہ قاری احمد ضیاء ازہری علیہ الرحمہ نے اپنی زندگی میں ملک کی مختلف درسگاہوں میں تدریسی خدمات انجام دیں، محلہ پاٹانالہ مسجد بدلے شاہ شہر لکھنؤ میں "مرکزی دارالقراءت" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا، کافی عرصہ تک اسی ادارہ میں طالبان علوم نبویہ کو سیراب کیا اس کے بعد راجا بازار پاٹانالہ میں واقع محمد علی جراح کی بلڈنگ و دارالعلوم شاہ مینا (لکھنؤ) میں، جب کہ اس سے پہلے کچھ عرصہ تک قیصر باغ چوراہا والی مسجد میں تجوید و قراءت کی خدمات انجام دیتے رہے بعد از آں دارالعلوم وارثیہ (لکھنؤ)، دارالعلوم اشرفیہ (کچھوچھہ شریف)، دارالعلوم تنویر الاسلام (امرڈوبھا، بستی) میں اور اپنی زندگی کے اخیر حصے میں تجوید و قراءت کی منفرد و ممتاز درسگاہ جامعۃ القراء (لکھنؤ) میں گرانقدر تدریسی خدمات انجام دیں اور بفضلہ تعالی خوب علمی فیضان عام ہوا، جامعۃ القراء میں بحیثیت شیخ القراءت و صدر المدرسین تدریسی خدمات انجام دینے لگے مگر ابھی چند مہینے ہی گزرے تھے کہ یہ ادارہ ایک عظیم استاذ و عظیم محسن و سرپرست سے محروم ہوگیا، جامعہ میں جب آپ نے تدریسی خدمات کا آغاز فرمایا تو آپ کی آمد اور تدریسی خدمات کے آغاز پر جشن استقبالیہ منایا گیا جشن میں آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "مجھے ایسا محسوس ہورہا ہے کہ میرے تلمیذ ارشد مولانا قاری محمد یوسف عزیزی نے میرے لیے ہی جامعۃ القراء کا قیام عمل میں لائے ہیں۔ کہ جب جامعۃ القراء کا قیام عمل میں آگیا، تجوید و قراءت کا ماحول بن گیا اور اس کی فضا قائم ہوگئی تو مجھے انہوں نے بلالیا"۔

آپ کی آخری درسگاہ جامعۃ القراء ہے جو آپ کی نگاہ فیض سے ہر قاری کے دل کی دھڑکن بن گیا ہے اور تاریخ تجوید و قراءت کا ایک باب بن گیا ہے، یہ ادارہ روز بروز ترقی پذیر ہے مولا تعالی ادارہ جامعۃ القراء کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور تمام حاسدوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین

آپ نے بہت ساری کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جو اکثر مدارس عربیہ میں داخل نصاب ہیں جن میں مشہور یہ ہیں۔ (۱) "ضیاء الترتیل" (روایت حفص میں)، (۲) "جامع القراءات" (قراءت سبعہ میں)، (۳) "معرفۃ القراءت" (قراءت سبعہ میں)، (۴) "التعارف فی اجراء سبعہ احرف" (قراءت سبعہ میں)، (۵) "ضیائیہ شرح شاطبیہ"، (۶) "ضیاء الارشاد فی تحقیق الضاد"، مذکورہ بالا کتابیں قابل ذکر ہیں جو طلبہ و اساتذہ دونوں کے لیے انتہائی مفید ہیں۔ جامع القراءت کی تقریظ میں استاذ الاساتذۃ فی الھند امام القراء حضرت علامہ قاری محب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے جامع القراءت کو من اولہ الی آخرہ دیکھا بزبان اردو ایسی کتاب کی سخت ضرورت تھی جس سے غیر عربی داں قراءت سبعہ کے مسائل سے بآسانی واقف ہوسکیں، کیوں کہ دراصل قاری ہونا علم قراءت حاصل کرنے پر موقوف ہے تاوقتیکہ علم تجوید، علم وقف، علم رسم القرآن کے ساتھ علم قراءت بھی نہ جانے کوئی مکمل قاری نہیں ہوسکتا ہے، الحمدللہ اس کمی کو نور چشمی قاری احمد ضیاء سلمہ نے بحسن و خوبی پورا کر دیا"۔ (تقریظ بر جامع القراءت)

فن تجوید و قراءت کے اکثر اداروں میں یہ کتاب داخل نصاب ہے استاذ القراء حضرت مولانا قاری و مقری احمد جمال قادری مصباحی شیخ القراءت جامعہ امجدیہ (گھوسی) نے اس پر معلومات افزا حاشی تحریر فرمائے ہیں۔ آپ کے تلمیذ ارشد اور جانشین حقیقی حضرت مولانا قاری و مقری محمد یوسف عزیزی صاحب دامت برکاتھم بانی جامعۃ القراء (لکھنؤ) نے فرمایا کہ اس کتاب کو اردو زبان میں ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت حاصل ہے کیوں کہ اس کتاب میں قراءت سبعہ کے اصول و اختلاف کا ذکر طلبہ کی تفہیم کے لیے سہل ترین انداز میں کیا گیا ہے۔ مجود عصر حضرت مولانا قاری محمد یوسف عزیزی صاحب دامت برکاتھم نے اس کتاب کے مبسوط مسائل کا خلاصہ کر کے ایک کتاب کی شکل دی ہے جو "ملخص القراءت فی السبع المتواترات" سے موسوم ہے یہ کتاب "جامع القراءت" سے پہلے طلبا کے یاد کرنے اور مسائل قراءت مختلفہ کو ضبط کرنے میں انتہائی مفید ثابت ہوگی۔ امام القراء حضرت علامہ قاری احمد ضیاء ازہری علیہ الرحمہ اپنے ایک مضمون میں رقم طراز ہیں کہ "میرے تلامذہ شمار سے باہر ہیں چند مشاہیر و نامور قرائے عظام کے نام حسب ذیل ہیں جو پورے انہماک و خلوص کے ساتھ تجوید و قراءت کی بھرپور خدمات انجام دے رہے ہیں اور اس فن کی ترقی و منزل رسانی میں لگے ہوئے ہیں"، (۱) شیخ القراء مولانا قاری محمد یوسف عزیزی صاحب۔ (بانی۔ جامعۃ القراء، لکھنو) انہوں نے حفص سے قراءت ثلاثہ یعنی عشرہ صغیر تک پڑھا اور آپ سے بھرپور استفادہ کیا۔ (۲) قاری شاہ روم صاحب۔ (سبعہ) (۳) قاری ابوالحسن صاحب شیخ التجوید الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور۔ (سبعہ) (۴) قاری محمد عتیق صاحب شیخ التجوید مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ)۔ (سبعہ) (۵) قاری صبغۃ اللہ صاحب مدرسہ تجوید الفرقان لکھنو۔ (سبعہ) (۶) قاری محمد شعیب صاحب رائے پوری۔ (عشرہ کبیر) (۷) قاری غلام غوث الوری شیخ التجوید دارالعلوم حنفیہ ضیاء القرآن، لکھنو۔ (سبعہ) (۸) قاری محمد اسلم ربانی صاحب دیناجپوری بانی: ضیائیہ دارالقراءت، جمشید پور، جھارکھنڈ۔ (عشرہ کبیر) وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

مجود اعظم ہند حضرت علامہ قاری المقری احمد ضیاء ازہری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فن تجوید و قراءت کے فروغ و ارتقاء میں جو گرانقدر خدمات انجام دی ہیں انہیں رہتی دنیا تک خدمت قرآن کی تاریخ میں زریں حروف سے لکھا جائے گا اور اسلامی اداروں میں بھی ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور ان شاء اللہ خدمت قرآن کے صلے میں عنداللہ بھی بلند و بالا مقام ہوگا۔ لیکن افسوس کہ آج قاری صاحب علیہ الرحمہ ہمارے درمیان نہیں ہیں مگر ان کے فکر و فن کے جلوے نگاہوں کے سامنے ہیں۔ آج آپ کے پسماندگان میں آپ کے برادران حضرت قاری اسعد ضیاء صاحب (سجادہ نشین حضور مجود اعظم ہند)، جناب ارشد ضیاء صاحب اور جناب امجد ضیاء صاحب ہیں۔ اللہ تعالی ان سبھوں کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور حضرت علامہ قاری احمد ضیاء ازہری علیہ الرحمہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آپ کے روح پرفتوح کو اعلی علیین پر فائز فرمائے اور آپ کی قبر انور پہ رحمت و غفران کے پھول کی بارش فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

مولانا محمد عرفان مصباحی:
سابق پرنسپل: جامعۃ القراء، کھدرا، لکھنو (یو۔ پی) انڈیا۔
ترتیب جدید مع اضافہ: محمد مبارک حسین رضوی برکاتی

عطا محمد بندیالوی صاحب اور ادب استاد

استاد کا ادب علم کی ترقی کا پہلا زینہ ہے کہ بے ادب چاہے کتابوں کا پہاڑ پڑھ لے لیکن وہ نہ کبھی خود نفع اٹھا سکے گا اور نہ ہی دوسرے لوگوں کو فائدہ دے سکے گا ہمارے اسلاف تو ادب کے پیکر تھے کہ حضرت ربیع کہتے ہیں میں نے اپنے استاد امام شافعی کے سامنے ادب کی وجہ سے پانی تک نہیں پیتا تھا اور امام شافعی اپنے استاد امام مالک رحمہ اللہ علیہما کے سامنے کتاب کا ورق بھی آہستہ الٹتے تاکہ اس کی آواز سنائی نہ دے ایک دانا کا قول ہے کہ تم اپنے استاد کو برا نہ کہو ورنہ تمہارے شاگرد تمہیں برا کہیں گے استاد کا یہ بھی حق ہے کہ بندہ فراغت کے بعد بھی ان سے ملاقات کرتا رہے۔

حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ملک المدرسین حضرت عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ جب اچھرہ لاہور پڑھتے تھے اور واپسی گھر پر جاتے ہوئے سب سے پہلے اپنے استاد محترم علامہ یار محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بندیال حاضر ہوتے پھر اسکے بعد والدین کی خدمت میں جاتے تھے۔ حضرت عطاء محمد بندیالوی صاحب کا اپنے مشائخ و اساتذہ کے ادب و احترام کا یہ عالم تھا کہ جب بھی لاہور آتے تو سب سے پہلے استاد محترم مولانا مہر محمد اچھروی کے مزار پر حاضری دیتے اور اپنے طلباء کو سختی سے تاکید کرتے کہ استاد صاحب کی مزار پر ضرور حاضری دیں۔ یہی ادب تھا کہ جس نے آپ کو دنیائے تدریس کا بدر منیر بنا دیا۔

(کچھ دیر طلباء کے ساتھ، ص ۲۴)

اللہ تعالی کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

نیک بیوی کی فضیلت

حضرت انس (رضی) سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت پانچوں نمازیں ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی نافرمانی نہ کرے تو وہ بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے، اس حدیث مبارکہ میں نیک بیوی کی فضیلت کو بتایا گیا ہے آج ہر دوسرے گھر میں میاں بیوی کے آپس میں چھوٹے چھوٹے امر میں تنازع ہوتا ہے شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو قصوروار ٹھہراتی ہے زرا کبھی ہم نے سوچا ہے کہ یہ اختلافات کیوں پیدا ہوتے ہیں محبتوں کے بجائے نفرتوں سے قلوب کیوں بھرے ہوئے ہیں تو جب آپ روحانی قلب سے دیکھے گے تو آپ اس نتائج پر پہنچے گے کہ ہمارے گھروں سے دین نکل چکا ہے ہم ازدواجی زندگی میں برسوں سے دین نکال چکے ہیں آپ اگر دینی گھر اور بے دین گھر کا تقابل کریں تو آپ کو واضح ہو جائے گا کہ دینی گھروں میں ازدواجی زندگی میں پیار و محبت اور سکون ہے اور بے دین گھر میں اسکے برعکس، سب سے پہلے شوہر دین پر عمل کرے اور بیوی کو نیک بنانا شوہر کا کام ہے آپ اسکو مذکورہ حدیثیں جب سنائیں گے تو پھر وہ کیسے شوہر کی نافرمانی کرے گی آپ اسکو شوہر کی فرمانبرداری پر فضیلتیں اور نافرمانی پر وعیدیں سنائیں حقوق اللہ و حقوق العباد سکھائیں اور یومیہ ایک حدیث ازدواجی زندگی کے بارے میں سنائیں تو آپ عنقریب اس نتیجے پر پہنچے گے کہ بیوی کے نیک بننے کے بعد ازدواجی زندگی بہتر سے بہتر ہورہی ہے،

حافظ جنید شفقت عباسی

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL:26, ISSUE NO: 38 DATE: 28 February to 06 March 2022. Rs.4/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

”تحفظ ناموس رسالت“ کیلئے محمد سعید نوری کا ملک کے کئی اہم شہروں کا ۱۸؍روزہ کامیاب دورہ

خانقاہوں کے سجادگان، پیران طریقت اور علماء و مشائخ نے رضا اکیڈمی کو ”پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بل“ کی پرزور حمایت دی

ممبئی۔ 17؍فروری ”پیغمبر محمد ﷺ بل“ کے تعلق سے ملک کی مختلف خانقاہوں کا حالیہ کامیاب اور مثالی دورہ کافی خوشگوار رہا۔ محافظ ناموس رسالت، اسیر مفتیٔ اعظم، الحاج محمد سعید نوری (بانی و سربراہ رضا اکیڈمی و مرکزی جنرل سکریٹری ٹی این آر بورڈ) کی قیادت میں اعلیٰ سطحی وفد ملک ہندوستان کی عظیم خانقاہوں کے سجادگان، پیران طریقت اور علماء و مشائخ سے ”پیغمبر محمد ﷺ بل“ کے تعلق سے صلاح و مشورہ کیا اور اس عنوان پر مضبوط لائحۂ عمل طے کرنے کے لئے ان اکابرین کی قیمتی آراء لے کر ممبئی واپس ہوئے۔ واضح رہے کہ الحاج محمد سعید نوری صاحب اپنے ۶؍رکنی وفد کے ساتھ جنوری اخیر سے 16؍فروری تک ملک کے کئی شہروں کا دورہ کرکے آج ممبئی واپس ہوئے، ان شہروں میں ناگور، باسنی، میرتا سٹی، اجمیر معلیٰ، بریلی شریف، پرتاپور، ریپورا، مارہرہ شریف، بدایوں شریف اور دہلی کے مختلف علاقے وغیرہ اہم شہر شامل ہیں۔ اس سے قبل آپ نے گجرات کے کئی اہم شہروں کا دورہ کیا تھا اور وہاں علماء و مشائخ و سجادگان سے ملاقات کرتے ہوئے ”تحفظ ناموس رسالت بورڈ“ کے ذریعہ پیش کئے گئے ”پیغمبر محمد ﷺ بل“ کی حمایت حاصل کرنے کی کامیاب کوشش کی تھی۔ حالیہ دورہ میں الحاج محمد سعید نوری کی قیادت میں گئے وفد نے راجستھان، یوپی اور دہلی کے مختلف شہروں کا دورہ کرتے ہوئے ہند کے راجہ، عطائے رسول، سلطان الہند، سرکار خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ میں حاضری دی۔ 810 ویں عرس غریب نواز علیہ الرحمہ کے موقع پر نوری صاحب اور مخدوم زادہ حضور معین المشائخ حضرت مولانا سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ (صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء و مرکزی صدر تحفظ ناموس رسالت بورڈ) کے ساتھ وفد کا انجمن سید زادگان و خدام خواجہ نے شاندار استقبال کیا۔ اس موقع پر اجمیر معلی میں منعقدہ ”غریب نواز کانفرنس بعنوان شانتی سمّیلن (پیغام امن)“ میں شامل علماء، مشائخ اور سجادگان اور خدام خواجہ کی موجودگی میں اپنے خطبہ صدارت میں انجمن کے جنرل سکریٹری سید واحد حسین چشتی انگارہ شاہ نے کہا کہ حضرت معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری صاحبان کو اس ضمن میں جس قدر بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ حضور اکرم مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کی عزت و ناموس پر آئے دن انگلی اُٹھانے والے فرقہ پرست اور امن دشمن افراد کے خلاف پُرامن طریقے سے قانون بنائے جانے اور توہین رسالت کرنے والوں پر قانونی کاروائی کرنے کا جو بیڑا انہوں نے اُٹھایا ہے وہ پوری امت مسلمہ کی جانب سے ادا کئے جانے والا فرض کفایہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ دونوں شخصیتیں گزشتہ ایک سال سے اس ”بل“ کو لے کر سرگرم عمل ہیں اور ملک کی صوبائی اسمبلیوں کے ارکان سے ملاقات کر رہے ہیں تاکہ یہ ”بل“ پارلیمنٹ میں جلد پاس ہوسکے۔ واضح رہے کہ 810 ویں عرس غریب نواز کے موقع پر منعقدہ اس شانتی سمّیلن سے ایک روز قبل درگاہ غریب نواز کے انجمن خدام خواجہ معینیہ، چشتیہ، فخریہ کے ذمہ داران کی موجودگی میں ”تحفظ ناموس رسالت بورڈ“ کے ایک سال کے قیام پر پہلا جشن ”یوم تاسیس“ بھی اجمیر معلیٰ میں ہی منایا گیا۔ جشن یوم تاسیس اور غریب نواز کانفرنس میں جن علماء و مشائخ نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور پیغمبر محمد ﷺ بل کے جلد پاس ہونے کی دعائیں دیں اور میں نمایاں نام حضرت علامہ مولانا سید بادشاہ میاں (سجادہ نشین آستانہ دعوت الصغریٰ بلگرام شریف)، شہزادۂ تحسین ملت حضرت علامہ رضوان خان نوری، درگاہِ اعلیٰ حضرت بریلی شریف کے مولانا سراج رضا خان نوری (نواسۂ حضور مفتی اعظم)، مولانا انس رضا خان (نبیرۂ حضور مفتی اعظم)، مولانا سید اسلم وامقی، صوبہ راجستھان کے صدر قاضی مولانا فضل الحق کوٹوی، قاری رئیس اختر (مدرس دارالعلوم محمدیہ نعیم اسلام ممبئی)، سجادہ نشین اجمیر معلیٰ حافظ سید فضیل چشتی، قاری نیاز ممبئی، مولانا سید محفوظ الدین چشتی (خانقاہِ فریدیہ چشتیہ کلکتہ)، خانقاہِ شہبازیہ بہار کے سجادہ نشین شاہ مخدوم جامی، مولانا سید مسرور رازی شہبازی، سجادہ نشین مولانا گلزار الدین چشتی، مفتی منظر حسن اشرفی، مولانا فرحان اشرفی، خلیفہ شیخ السلام صوفی اسماعیل حسن چشتی، مالدہ بنگال کے مفتی عبدالعزیز وغیرہ شامل ہیں۔ اپنے خطبہ صدارت میں سید واحد حسین چشتی انگارہ شاہ نے مزید کہا کہ الحاج محمد سعید نوری صاحب کے بتانے کے مطابق جہاں جہاں یہ وفد پہنچ رہا ہے وہاں بڑی خوش دلی، گرم جوشی، اپنائیت اور تکریم سے والہانہ انداز میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے اور ان سے ملاقاتوں میں بڑھ چڑھ کر گہری دلچسپی لی جارہی ہے۔ اس بات کی شہادت دیتے ہوئے رضا اکیڈمی کے سربراہ حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے بتایا کہ ابھی تک ہم نے جتنے لوگوں سے ملاقات کی ہے، سبھی نے اس بل کو پاس کروانے میں اپنے تعاون کا یقین دلایا ہے۔ نوری صاحب نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہمارے لئے خانقاہوں کے اکابرین کی میزبانی افتخار و انبساط کا درجہ رکھتی ہے۔ ان حضرات کا اس بل کے مسودے کی مجموعی طور پر حمایت کرنا اور ”تحفظ ناموس رسالت بورڈ“ کے کارناموں کو سراہنا اور ہماری محنتوں کاوشوں پر خوشی کا اظہار کرنا یہ سب ہمارے لئے باعث فخر و انبساط ہے۔ بریلی شریف، مارہرہ مطہرہ، بیلگرام شریف، خدامان خواجہ غریب نواز اجمیر شریف کے سرکردہ شخصیات سے باہمی تبادلہ خیالات کے مفید مواقع بھی ہمیں میسر آئے۔ جن کے مفید مشورے ہمارے لئے کامیابی کے مواقع فراہم کریں گے۔ الحاج محمد سعید نوری نے مزید کہا کہ ہم ان اکابرین کی دل پذیر گفتگو سے کافی خوش ہیں، یقینا ہمارے اس مشن کو ایک نہ ایک دن ضرور کامیابی ملے گی۔ کامیابی ایک خوبصورت لفظ ہے کامیابی کی سب تمنا کرتے ہیں ہر شخص کامیاب ہونا چاہتا ہے لیکن کامیاب وہی ہوتا ہے جس کو اپنے رب کی رحمت پر مکمل بھروسہ ہوتا ہے ہم اپنے مشن کیلئے اپنی زندگی کا ہر لمحہ لگانے کیلئے تیار بھی ہیں اور دن رات انتھک محنت و کوشش بھی کر رہے ہیں نوری صاحب نے مزید کہا کہ جس مشن کو لے کر ہم چل رہے ہیں یہ کوئی آسان بھی نہیں، یہ پھولوں کی سیج نہیں کانٹوں بھرا تاج ہے۔ ہمت جوان ہو تو کامیابی آپ کے قدم چومتی ہے۔ نوری صاحب نے اپنے جذبات واحساسات سے لبریز گفتگو فرماتے ہوئے کہا کہ ہم سب کو مل کر عملی میدان میں آنے کی ضرورت ہے جب تک ہم خوابوں کو عملی جامہ نہیں پہنائیں گے اس وقت کامیاب نہیں ہوسکتے۔ آپ نے فرمایا: دیکھئے چاق و چوبند اور متحرک و فعال لوگ آرام سے نہیں، بیٹھتے ان کی کتاب میں آرام سے بیٹھنا لکھا ہی نہیں ہوتا، وہ ہمہ وقت نت نئے طریقے اور تجربات کیلئے تیار رہتے ہیں، مثبت سوچ رکھنے والے لوگ اپنے رفقائے کار کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں، وہ بزدل ہوتے ہیں جو طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں اور کام کرنے والوں کی حوصلہ شکنی بھی کرتے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ ہم اپنے مقتدر پیران عظام اور علمائے کرام، دانشوران کی محبتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنی محبتوں سے خوب نوازا اور ہمارا حوصلہ بڑھاتے رہے ہیں۔ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہ بھی سنا ہے کہ منصوبہ بند طریقے سے مسلسل آگے بڑھنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے، اس موقع پر رضا اکیڈمی کے قومی ترجمان مبلغ تحریک درود وسلام مولانا محمد عباس رضوی نے کہا وفد کے اعزاز میں جگہ جگہ استقبالیہ دینے کا سلسلہ بڑے شاندار طریقے سے ہوا گویا کہ امن پسند لوگوں کا یہی رجحان اوخوشگوار ردعمل ہے کہ یہ بل جلد پاس کروایا جائے اور توہین رسالت کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے یہی ہر صاحب ایمان کے دل کی صدا ہے۔ مولانا عباس رضوی کے خیال میں ملک کے اعلیٰ ذہنیت کے لوگوں کی طرف سے اس سلسلے میں حوصلہ افزائی اس بات کی غماز ہے کہ اس بل کے پاس ہونے سے ملک میں بھائی چارہ اور ملک کی گنگا جمنی تہذیب کو مزید تقویت ملے گی۔

از: ظفر الدین رضوی ممبئی

☆☆☆☆☆

آئیڈیل عورت (ہمارے شادیوں کے مسائل)

میں فیصل آباد میں ایک خاتون سے ملا جو آج تک میرے لیے ایک "آئیڈیل عورت" کے درجے پر فائز ہیں۔ ایک دن چائے پیتے وقت ان کے ساتھ طویل گفتگو ہوئی تو کہنے لگیں "وسیم میں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہوا ہے جس دن میرا بیٹا اٹھارہ سال کا ہوگا اسی سال اس کی شادی کر دوں گی اور جیسے ہی بیٹی اٹھارہ کی ہوگی، اس کی بھی شادی کر دوں گی"۔ لیکن آپی تب تو یہ دونوں سٹوڈنٹ ہوں گے؟ اس عمر میں شادیاں؟ میں کچھ سمجھا نہیں؟" ہاں تو کیا ہے وسیم؟ رزق کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ہے اور گناہوں میں مبتلا ہونے سے تو کئی بہتر ہے نا کہ دو وقت کی روٹی عزت سے کھالو اور اپنی خواہشات جائز طریقے سے پوری کرو۔ جب میرا بیٹا بارہ سال کا ہوا تھا تو میں نے کہہ دیا تھا تمہارے پاس چھ سال ہیں۔ اس دوران کوئی لڑکی اچھی لگ جائے تو مجھے بتا دینا۔ لیکن یہ بات ذہن نشین کرلو کہ تمہاری شادی اٹھارہ سال کی عمر میں کر دوں گی۔ کیریئر بناتے رہنا۔ تم اور تمہاری بیوی اپنی تعلیم جاری رکھنا۔ کیریئر بھی بن ہی جائے گا۔ ایسی لڑکی کا انتخاب کرنے سے پہلے سوچ لینا جو یہ ڈیمانڈ کرے پہلے کیریئر بنائیں، پہلے ڈگری مکمل کریں۔ کیوں کہ میں تمہاری ماں اس دن کا انتظار نہیں کروں گی۔ اور وسیم یہی باتیں میں نے اپنی بیٹی سے کی ہیں کہ یہ سوچ مت رکھنا کہ تم ڈگری مکمل کروگی یا پھر لڑکے کے سٹیبل ہونے کا انتظار کروگی۔ البتہ میں اپنے بیٹے کیلئے لڑکی اور بیٹی کیلئے لڑکے کا انتخاب ان کی پسند کے مطابق کروں گی مگر یہ ضرور چاہوں گی کہ لڑکا اور لڑکی دونوں تعلیم جاری رکھیں اور آنے والے دنوں میں مستقبل کو بہتر بنائیں۔۔۔" یہ سب باتیں میرے لیے حیران کن تھیں کیوں کہ میں نے کسی عورت سے ایسی گفتگو پہلی بار سنی۔ عورت بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ، ایک ٹرینر اور کھلے ذہن کی جس سے آپ دنیا کے کسی بھی موضوع پر گفتگو کر سکتے ہیں۔ پھر یہ والی سوچ آخر کیسے؟" وسیم۔۔ میں نے اپنی زندگی میں سب سے پہلے جس مرد کو پسند کیا اس کے سامنے اپنی محبت کا اظہار بھی کر دیا تھا۔ وہ خوب صورت تھا، حسین تھا، سٹیبل بھی تھا لیکن اس نے مجھے سمجھنے میں غلطی کی۔ میرے اظہار کا کچھ اور ہی مطلب لیا اور اپنی گندی سوچ، گھٹیا خواہش میرے سامنے ظاہر کر دی۔ اس وقت پر میں نے اپنی محبت کچل کر اس کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کیا اور پھر کبھی مڑ کر نہیں دیکھا۔ پھر مجھے دو سال بعد ایک شخص پسند آیا۔ وہ خوب صورت نہیں تھا، وہ سٹیبل بھی نہیں تھا۔ لیکن لڑکیوں سے گفتگو کرتے وقت نظر جھکا کر بات کرنے والا کمال مرد تھا۔ میں نے سوچا اگر اس سے شادی کی جائے تو میری زندگی آسان ہوگی۔ میں نے اسے پروپوز کر دیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ یوگا کی اگلی کلاس تین دن بعد تھی اور مجھے شدید غصہ تھا۔ اس کلاس میں اسے کالر سے پکڑ کر کہا" اوہیلو؟ کوئی ہاں نہ؟ کوئی جواب؟ گونگے بہرے ہو کیا؟ میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں کوئی گناہ تو نہیں ہے؟" اس نے کہا میں خالی ہوں ابھی، میرے پاس کچھ نہیں ہے۔" ہاں تو؟ میں تم سے کب کچھ مانگ رہی ہوں؟ ایک سوٹ تو دے سکتے ہو نا؟ نہیں دے سکتے تو بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں اپنے ہی کسی سوٹ میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں"۔۔ دو ماہ اسی طرح گزر گئے اور میری والدہ راضی نہ ہوئیں۔ کہ لڑکا ابھی کچھ نہیں کرتا۔ میں نے اپنی والدہ اور ماموں وغیرہ کے سامنے ڈٹ کر کہا" شادی کر دیں ورنہ باہر سے ہی نکاح کر کے اس کے ساتھ چلی جاؤں گی"۔ یوں سادگی سے دس بارہ لوگوں کی موجودگی میں ہماری شادی ہوگئی۔ لیکن ہم دونوں کے گھر والوں نے ہم سے منہ موڑ لیا۔ ہم دونوں نے مل کر ٹیوشنز دینا شروع کر دیں۔ تعلیم بھی جاری رکھی۔ کبھی پرانا صوفہ خرید لیا، کبھی کرسیاں، کبھی ٹیبل تو کبھی فریزر۔۔ شادی کے تین سال بعد عمران کو ایک اچھی جاب مل گئی۔ میں نے آن لائن کورسز دینا شروع کر دیئے۔ آج دیکھو وسیم ہم دونوں میاں بیوی کے پاس اپنی اپنی گاڑی ہے۔۔ گھر آج بھی رینٹ کا ہے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ گھر میں ملازم اور ملازمہ بھی ہے۔ تینوں بچے اچھے سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں" "وسیم۔۔ کئی لڑکیاں میری سٹوڈنٹ ہیں۔ وہ اکثر اپنی باتیں شیئر کرتی ہیں۔ کسی کے ساتھ تعلقات کی بات کرتی ہیں تو میں یہی کہتی ہوں کہ اپنے والدین سے بات کرو، شادی کرلو۔ ایسے تعلق قائم کرنا کوئی عقل مندی نہیں ہے۔ بچیاں شادی کی بات پر یا تو والدین کے خوف کا اظہار کرتی ہیں یا پھر یہ جواب ملتا ہے کہ میم لڑکا پہلے سٹیبل تو ہو۔۔ میں ان سے کہتی ہوں کہ بیٹا جب تعلق قائم کر سکتے ہیں تو شادی کیوں نہیں؟ جائز کا خوف اور ناجائز میں آزادی؟ یہی کچھ تم لڑکوں کو کرنا چاہیے۔ والدین نہیں مانتے تو باہمی رضامندی سے شادی کرلو۔ لڑکی سٹیبل ہونے کی بات کرتی ہے تو کوشش کرو ساتھ ساتھ کماتے رہو اور شادی بھی کرو۔ لڑکی چاہتی ہے کہ پہلے سب کچھ بنالو اس کے بعد شادی، تم لڑکے جوانی کے سال کیوں ضائع کرو؟ لڑکی سے معذرت کرلو اور ہر طرح سے کوشش کرو کہ کوئی غلط تعلق قائم نہ ہو۔ ایک طرف ہو جاؤ اور کسی اور سے شادی کرلو"۔ وہ میرے لیے ایک آئیڈیل عورت تھیں اور ان کے ساتھ مرد بھی آئیڈیل تھا۔ دوطرفہ قربانیاں تھیں۔ وہ آئیڈیل میرے لیے تھیں، ضروری نہیں کہ آپ لوگوں کیلئے بھی ہوں۔ اچھی تربیت، اچھی پرورش اور ایک آئیڈیل خاندان تشکیل دینے کو شاید ہم کوئی مہارت نہیں سمجھتے اسی وجہ سے یہ تمام باتیں پس پشت ڈال کر اپنا آپ منوانے کا شوق پروان چڑھ رہا ہے۔ خود کو اچھا شوہر، اچھی بیوی، اچھا باپ، اچھی ماں، اچھا بھائی، اچھی بہن، اچھا بیٹا، اچھی بیٹی اور سب سے بڑھ کر اچھا انسان ثابت کرنے سے بڑا کوئی ہنر، کوئی ٹیلینٹ اور سکل نہیں۔۔ المیہ یہ ہے کہ ہم ان باتوں کو کچھ نہیں سمجھتے، ہم صرف کام چلانا چاہتے ہیں کام کرنا نہیں چاہتے۔ وقت گزارنا چاہتے ہیں وقت کا درست اور مناسب استعمال ہماری ترجیحات میں شامل ہی نہیں ہے۔ سلامت رہیں۔

"مرد کا ایک درجہ عورت سے زیادہ کیوں؟

ایک دفعہ راستے میں رات اور شدید بارش ساتھ ہی ٹائر پنکچر ہوگیا۔ سناٹا اور نومبر کی سرد رات. گاڑی ایک سائیڈ پر روکی. سات سالہ ارسل بھی بابا کے ساتھ ٹائر بدلنے اترا اور برستی بارش میں ٹارچ تھامے کھڑا تھا۔ آپی چھوٹو اور مما گاڑی کے اندر گرم ہیٹر آن کیئے بیٹھی تھیں۔ چھتری نہ ہونے کی وجہ سے ارسل بھی بابا کے ساتھ مکمل بھیگ چکا تھا۔ ہم دھندلائے شیشوں سے ان دونوں کو سردی میں بھیگتا دیکھ رہے تھے۔ آپی جو حفظ کے دوران جب بھی مردوں کے ایک درجہ آگے ہونے والی آیت پڑھتی تو سوال کیا کرتی. مما اللہ نے ہمارا ایک درجہ کم کیوں رکھا؟ مما کئی مثالوں سے سمجھاتیں مگر ننھا ذہن اٹکا ہوا تھا۔ اسوقت بھائی کو بھیگتے دیکھ کر بولی مما اسے ٹھنڈ لگ جائے گی نا. مما بولیں۔۔۔ وہ جو آپ پوچھا کرتی ہیں نا کہ۔۔ مما مردوں کو اللہ نے ایک درجہ کیوں زیادہ دیا ہے اور ہمیں کیوں ایک درجہ کم دیا ہے کیا عورت کمتر ہے؟ تو دیکھو یہ ایک درجہ زیادہ ہی ہے جو ایک سات سالہ بھائی باہر برستی بارش میں تمہیں اندر بٹھا کر گیا کہ کہیں تمہیں سردی نہ لگ جائے۔ خود سردی میں بھیگ رہا ہے. مگر نہ ہی اسنے آکر کہا کہ مما آپ باہر ائیں نہ ہی آپی کو کہا کہ آپ بڑی ہو باہر آو۔ یہ ایک درجہ کم ہی ہے کہ ہم اسوقت گرم ہیٹر چلائے اندر گاڑی میں بیٹھے ہیں اور ہمارے حصے کی تکلیف بابا اور بھائی اٹھا رہے ہیں۔ تو بس یاد رکھیں بیٹا کہ اللہ نے مرد کو ایک درجہ بڑھا کر عورت کو نجانے کتنی تکالیف سے نجات دے دی ہے۔ جب تک عورت اس ایک درجہ کو خوشی سے قبول کرتی رہے گی وہ ایسے ہی مرد کو اپنے سامنے باپ، بھائی، شوہر اور بیٹے کی صورت میں ڈھال بنا ہوا پائے گی۔۔۔

مولانا بن گئے ڈپٹی کمشنر

مولانا شاہد رضا خان مصباحی (ساکن گیا، بہار) جنہوں نے ازہر ہند الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور سے عالمیت اور فضیلت کی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جے این یو سے اعلیٰ عصری تعلیم حاصل کی۔ قریب دو سال قبل آئی اے ایس جیسا سخت امتحان پاس کیا آج الحمد للہ بطور ڈپٹی میونسپل کمشنر سمستی پور نگر نگم ان کی تقرری ہو چکی ہے، انہوں نے آج سے اپنی ذمہ داری سنبھال لی ہے۔ یہ خبر جہاں بھارت کی پوری مسلم کمیونٹی کے لیے خوش آئند ہے وہیں مدارس میں زیر تعلیم اور مدارس سے نکل کر یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے لیے باعث تقلید اور حوصلہ بخش ہے۔ شاہد بھائی کی یہ عظیم کامیابی ہمیں پیغام دیتی ہے کہ لگن، تسلسل، محنت اور صبر کے ساتھ انسان بڑے سے بڑے خواب پورے کر سکتا ہے۔ ہم صمیم قلب سے مولانا شاہد رضا خان مصباحی صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ مالک انہیں سلامت رکھے۔